اسلام کامعاشی نظام

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری

الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله والصلوة والسلام على محمد خير البرية وعلى آله وصحبه .

اسلامی نظریاتی کونسل نے ''اسلامی نظام معیشت،، کے سلسلہ میں تجاویز مرتب کرنے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی ترتیب دی۔ اس کمیٹی کا کنوینر مجھے مقرر کیا گیا

کنوینر کے علاوہ درج ذیل فاضل اراکین کونسل کو اس کمیٹی کا ممبر مقرر کیا گیا:۔

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب۔

۲۔ حضرت مولانا ارشاد الحق تھانوی صاحب۔

۳۔ علامہ عباس حیدر عابدی صاحب۔

۴۔ جناب سید افضل حیدر صاحب۔

۵۔ جناب سید ذاکر حسین شاہ صاحب۔

۶۔ جناب عرفان حیدر عابدی صاحب۔

۷۔ محترمہ بیگم نثار فاطمہ زہراء صاحبہ۔

اس کمیٹی نے متعدد اجلاس منعقد کئے اور موضوع سے متعلق بحث میں حصہ لیا، بعض فاضل اراکین نے اپنے زریں خیالات قلمبند فرمائے میں نے ان سے افادیت کی خاطر ان کو بھی مکمل طور پر رپورٹ میں شامل کر دیا ہے۔

کمیٹی کے اجلاس میں جو امور زیر غور آئے ان کی روشنی میں حسب ذیل سفارشات منظور کی گئیں۔

۱۔ رپورٹ کی تیاری میں موجودہ قوانین وقواعد اور رولز کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جائے۔

۲۔ اسلام کے نظام تجارت کو اپنے تمام جزئیات کے ساتھ نافذ کیا جائے اور (اس سلسلے میں حسب

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالى : الفقهاء كلهم عيال ابى حنيفه فى الفقه ☆

ذیل اقدام کواولیت دی جائے۔)

(الف)بیرون ملک تجارت میں ایسی اصلاح کی جائے کہ پاکستان کی برآمدات زیادہ اوردرآمدات کم ہوسکیں۔

(ب)برآمدات کے سلسلے میں تمام روکاوٹوں کودورکرنے کی تجاویز پیش کی جائیں۔

(ج)موجودہ تجارت کے سلسلے میں جدید مواد،معاشی اصلاح اورارتقاء کے جدید تقاضوں پر مبنی کتب اورقوانین سے پورافائدہ اٹھانے کے لئے حالات اورلائبریریاں مہیا کی جائیں۔

(د)موجودہ معاشی نظام کے نقائص کودورکرنے کے لئے اسلامی احکام کے ساتھ ساتھ دیگرترقی یافتہ نظام ہائے عالم سے بھی تقابل کیا جائے۔

۳۔(معیشت پرر پورٹ کی تیاری کے لئے)قرآن پاک ،حدیث نبوی میں دی گئی نصوص کی اصولی رہنمائی میں کسی قسم کارد وبدل نہ کیاجائے۔

۴۔ایسے اجتہادی مسائل جن میں تغیر وتبدل ممکن ہے ان میں عصرحاضر کے حالات اور پاکستان کے معاشی تقاضوں کے مطابق مثبت حل پیش کیاجائے۔

۵۔بعض اضطراری حالات میں جہاں حرام کووقتی طور پر گوارا کرنا پڑے اسے ایک محدودوقت تک برداشت کیاجائے گا،جیسا کہ پاکستان میں غیرملکی قرضوں پرسودوغیرہ ہے۔

۶۔معاشی ارتقاء کے لئے امن عامہ کا قیام سب سے ضروری امر ہے۔

۷۔پیداوار میں اضافہ اولین ضرورت ہے۔

۸۔معیشت کی ترقی کے لئے تمام علوم میں ذریعہ تعلیم اردوزبان قراردیاجائے۔

۹۔نظام معیشت میں اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے ایرانی انقلاب اورسعودی عرب کے تجربوں سے فائدہ اٹھایاجائے۔

۱۰۔سود کے خاتمہ وغیرہ کے لئے قوت ایمانی کوبروئے کارلاتے ہوئے اللہ کے بھروسے پر راست اقدام کیاجائے۔اللہ تعالی برکت عطافرمائے گا۔جیسا کہ پی آئی اے میں شراب کی بندش اچھی مثال ہے۔

۱۱۔اسلامی اصطلاحات کاصحیح استعال کیاجائے اوران کی تعبیروتشریح میں ذاتی اغراض کوشامل نہ کیاجائے مارک ڈاؤن کی بجائے صحیح اسلامی خطوط پرتجارت کی جائے۔

☆ کتاب وسنت سے اخذکردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

۱۲۔سونے اور چاندی کو بدل سمجھ کر قرض دیا جائے اور بنکوں کے تمام نظام کو فی الفور بلاسودی قرار دیا جائے۔

۱۳۔بازار کی آزادی (حریۃ السوق) کو بحال کیا جائے اور کاشتکار کے پیدا کردہ اناج اور خام مال کی عادلانہ قیمت کو یقینی بنانے،ان کے قابل استعمال بننے اور فروخت ہونے تک اس کے اور تاجر کے درمیان تمام واسطوں کو ختم کیا جائے۔

۱۴۔افسران بالا کی شہ خرچیوں کو بند کیا جائے اور سادگی کو اپنایا جائے۔

۱۵۔ٹیکس کے نظام کو سادہ اور سہل بنایا جائے اور تمام ظالمانہ ٹیکس ختم کئے جائیں۔

۱۶۔جعلی کمپنیوں اور سوسائٹیوں کو ختم کیا جائے اور لوگوں کی دبائی ہوئی رقوم کو واپس دلوایا جائے اور ایسی تمام کمپنیوں کے محاسبہ کا قانون بنایا جائے۔

۱۷۔غیر ملکی قرضوں سے جلد از جلد نجات حاصل کی جائے۔

۱۸۔پاکستان کی معاشی آزادی کا تحفظ کیا جائے کیونکہ یہ ہماری آزادی کی ضمانت ہے۔

۱۹۔ملاوٹ ،رشوت ستانی اور بدعنوانی کے سدباب کے لئے قانون بنایا جائے اور کمیٹی کی عبوری رپورٹ میں ان مسائل کے علاوہ قیام امن کو اولیت دی جائے۔

میں نے اپنے مقالہ میں اسلامی نظام معیشت کے اکثر موضوعات کے احاطہ کی کوشش کی ہے اور ہر موضوع سے متعلق اختصار کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کی ہے،لیکن دور جدید میں یہ موضوع اتنا پھیل چکا ہے کہ اس کے احاطہ کا دعوی کرنا درست نہ ہوگا یہ ہمت وقت تغیر پذیر، اصلاح پذیر اور ترمیم وتنسیخ کا متحمل ہے تاہم مجموعی طور پر ان سطور میں اسلام کے نظام معیشت سے متعلق اصولی ہدایات آگئی ہیں بات کو واضح کرنے کے لئے دوسرے معروف نظام ہائے معیشت کے حوالے بھی ناگزیر تھے،اس لئے ان نظاموں کا ذکر بھی آیا ہے۔

نظام سرمایہ داری اور اشتراکیت

نظام سرمایہ داری (Capitalism) کے ردعمل کے طور پر اشتراکیت (socialism) نے دنیا کے رجحانات نہ صرف سرمایہ داری کے خلاف کردیئے بلکہ مذہب کو بھی اپنا فریق بنالیا اور بیک وقت اپنا وار سرمایہ داری اور مذہب دونوں پر کیا،مذہب پروار کرتے وقت ان لوگوں نے بھی عیسائیت ہی

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

کوسامنے رکھا،انہوں نے لوگوں کو باور کرایا کہ مذہبی نظام معیشت محتاج کو محتاج تر،اور مالدار کو مزید مالدار بنادیتا ہے۔وہ غریبوں اور محتاجوں کو مذہب کی افیون کھلاتا ہے اور انہیں یہ تسلی دیتا ہے کہ اگر وہ اس دنیا میں ننگے بھوکے اور بے گھر ہیں تو کچھ حرج نہیں ،اگلی دنیا کی بادشاہت ان کا مقدر ہے جہاں دولت مندوں کا گذر نہیں ہوتا،دولت مندوں کو جنت کی ہوا تک نہ لگے گی،ان کا جنت میں داخل ہونا اسی طرح ناممکن ہوگا جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا ناممکن ہے،اس لئے غریبوں کو دولت مند بننے کے لئے کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں وہ جتنی جدوجہد دنیا حاصل کرنے کے لئے کریں گے اتنا ہی حصہ آخرت کی نعمتوں کا گنوا بیٹھیں گے۔

آج معیشت کی ناہمواری پوری دنیا کا مسئلہ بن گیا ہے اور گویا ام الامراض کی حیثیت اختیار کر گیا ہے،مگر ہم بحیثیت مسلمان خوش قسمت ہیں کہ ہم جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اس نے علمی اور عملی دونوں اعتبار سے اس مسئلہ کو ایسی وسیع بنیادوں پر حل فرمادیا ہے کہ آج کے دور پر اور آئندہ کے ادوار پر اس کا اطلاق وانطباق بخوبی ہوسکتا ہے۔

حضور اکرم نور مجسم ، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کل کائنات کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے۔فرمان الٰہی ہے:

وماارسلنک الارحمة للعلمین (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ:اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

آپ کی یہ صفت آپ کے عطا کردہ نظام حیات سے ظاہر وباہر ہے۔

میں اجمالی طور پر اسلامی نظام معیشت کی کلیات پیش کرنا چاہوں گا مجھے قوی امید ہے کہ اس اجمال سے ہم اس نظام رحمت کے پورے خدوخال سے واقف ہوجائیں گے جو حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سسکتی ہوئی انسانیت کی نجات کے لئے عطا فرمایا تھا قبل اس کے کہ ہم اس نظام پر نگاہ ڈالیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بنیاد دوسرے معاشی نظاموں کی بنیادوں سے قطعاً مختلف ہے۔

اسلامی نظام معیشت کی بنیاد

یہ نظام بے شک انسان کی مادی فلاح کا علمبردار ہے مگر اس میں انسان کو ایک معاشی حیوان نہیں فرض کیا گیا ہے بلکہ مخلوق الٰہی میں ایک ایسی مخلوق جس کو احسن تقویم اور لقد کرمنا بنی آدم کا تاج کرامت

پہنا کر اس دنیا میں متعارف کرایا گیا ہے اس اعتبار سے اس کا تعلق اگر دنیا سے ہے تو خالق دنیا سے بھی ہے، اگر جسمانی تقاضوں کی تکمیل کے لئے سامان زیست چاہتا ہے تو روحانی بلندیوں کے لئے ایمان واعمال صالحہ کی غذا کا تقاضہ بھی کرتا ہے، اس لئے اس نظام کی اساس ''ایمان،، ہے ۔ایمان سے صرف نظر کر کے نہ تو اس نظام کی کامیابی کا کوئی تصور قائم ہو سکتا ہے اور نہ عملاً اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

اس نظام کا بیان کتاب اللہ میں ہے، جس کی تشریح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ہم مسلمان بحیثیت مسلمان ان دونوں سر چشموں سے ہدایت کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواماً ويضع آخرين (۱)

ترجمہ: اللہ اس کتاب کے ذریعہ کچھ لوگوں کو بلندیاں عطا فرمائے گا اور کچھ کو ذلیل کر دے گا)۔

اب ہمیں سوچنا چاہئے کہ آیا ہم اس کتاب پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

درجهاں وابستئه دینش حیات
نیست ممکن جزبآئینش حیات

جس اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا اس نے اس کی روحانی و مادی ضروریات کی تکمیل کا سامان بھی پیدا کیا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انسان بعد میں پیدا ہوا اور اس کی حیات وبقاء کا سامان پہلے ہی پیدا کر دیا گیا۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں سے اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نفع حاصل کرے۔فرمان الٰہی ہے:۔

هو الذي جعل لكم الارض ذلولاً فامشوا في مناكبها وكلوا من رزقه واليه النشور (الملک ۱۵)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا پس چلو اس کی پہنائیوں میں اور کھاؤ اس (اللہ) کے رزق میں سے اور اس کی طرف تمہیں زندہ ہو کر جانا ہے۔

وهو الذي مدالارض وجعل فيها رواسي وانهرا ومن كل الثمرات جعل فيها زوجين اثنين (الرعد:۳)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے

پھل دو دو طرح کے بنائے۔

هوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعا (البقرہ:۲۹)

ترجمہ: وہ (خدا) وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ بھی زمین میں ہے، سب کا سب۔

اللـه الذی خلق السموات والارض وانزل من السمآء مآء فاخرج به من الثمرات رزقالکم وسخرلکم الفلک لتجری فی البحربامره وسخرلکم الانهر.ه. وسخرلکم الشمس والقمر دآئبین وسخرلکم الیل والنهار.ه. واتکم من کل ماسالتموه وان تعدو نعمت الله لاتحصوها (ابراہیم ۳۲،۳۳،۳۴)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور آسمان سے پانی برسایا اور اس (پانی) سے تمہارے رزق کے لئے پھل لگائے اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کیا اور سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں۔ اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے ہو۔،،

ولقدمکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیهامعایش (الاعراف:۱۰)

ترجمہ: ہم نے زمین میں تم کو اقتدار بخشا اور اس میں تمہارے لئے زندگی کے ذرائع بخشے۔

افرء یتم ماتحرثون. ه. ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون (الواقعہ:۶۳،۶۴)

ترجمہ: کیا تم نے غور کیا یہ کھیتیاں جو تم بوتے ہو انہیں تم اگاتے ہو یا ان کے اگانے والے ہم ہیں۔

یہ آیات اور اسی قسم کی دوسری آیات قرآنیہ میں ۳ نکات قابل توجہ ہیں۔

ذرائع معاش اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں

۱۔ذرائع معاش اللہ تعالی کے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں۔زمین اور جو کچھ اس میں ہے، سمندر، دریا، نہریں، آفتاب و مہتاب اور لہلہاتی کھیتیاں انسانی معیشت کے بنیادی ذرائع ہیں، سرمایہ دارانہ نظام ہو یا اشتراکی نظام (capitilism)or (socialism) یا اور کوئی دیگر معاشی نظام، اس میں خدا کا کوئی تصور موجود نہیں۔ مگر اسلامی نظام معیشت کی بنیادوں میں تصور الوہیت رچا بسا ہوا ہے۔ یہ تمام ذرائع معیشت اسلامی نقطہ نگاہ سے ''نعمۃ اللہ،، ہیں۔ لہذا ان کے استعمال کرنے والے کو ہر آن اس نسبت اور اس تعلق کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔

الحدود تدرء بالشبهات ☆ حدود شبہات سے ساقط کردی جاتی ہیں

۲۔اسلام میں ترک دنیا اور رہبانیت کا تصور نہیں بلکہ مادی نعمتوں سے استفادہ پسندیدہ ہے۔

۳۔کائنات قابل تسخیر ہے۔یہاں تک کہ محسوس ومشہود کائنات کے عظیم تر مظاہر آفتاب ومہتاب انسان کے لئے مسخر ہیں،اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اس سے کس طرح استفادہ کرتا ہے۔

کسب معاش کی تعلیم:

حضوراکرم ﷺ نے کسب معاش کے بارے میں فرمایا:۔

''طلب کسب الحلال فریضۃبعدالفریضۃ،،(۲)

ترجمہ:حلال کی کمائی کی طلب فرض (عبادت) کے بعد اہم فریضہ ہے۔

آپ ﷺ اعلان نبوت سے قبل تجارت کرتے تھے۔اس طرح مکہ کے اکثر لوگ جو آپ کے ہاتھ پرمشرف بہ اسلام ہوئے تاجر تھے۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے حصول معیشت اور اکتساب رزق جائز بلکہ ضروری ہے۔لیکن مقصد حیات انسانی نہیں،یعنی ایسا نہیں کہ جو شخص حصول معیشت میں کامیاب ہوجائے تو وہ بحیثیت انسان پوری طرح کامیاب ہوگیا یہ تو کامیابی کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے،اسلامی نقطہ نگاہ سے انسان اللہ کی زمیں پر اس کا نائب اور اس کا خلیفہ ہے۔اس حیثیت میں اس کو نہایت امانتداری اور دیانتداری سے اپنے تصرفات کرنے چاہئیں۔یہ درست ہے کہ لوگ درجات معیشت میں مساوی نہیں مگر حق معیشت میں یقیناً مساوی ہیں،اصحاب دولت وثروت کی دولت وثروت غرباء کے لئے باعث رحمت وعنایت ہونی چاہئے۔

واللہ یرزق من یشآء بغیر حساب (النور ۳۸)

ترجمہ:اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

ویکان اللہ یبسط الرزق لمن یشآء من عبادہ ویقدر (القصص:۸۲)

ترجمہ:افسوس ہم بھول گئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔

رزق میں کمی بیشی اللہ کی مصلحتوں پر مبنی ہے۔کسی کے رزق کی کشادگی اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ اس سے خوش ہے۔اللہ کا عذاب ''مترفین،، پر زائد نازل ہوا ہے۔اور کسی کا فقروفاقہ اس کے راندہ بارگاہ

خداوندی ہونے کی دلیل نہیں، کتنے ہی فاقہ مست اللہ کے یہاں بلند مقام رکھتے ہیں۔یہاں ایک بنیادی چیز یادرکھنی چاہئے اوروہ یہ کہ اللہ تعالی کاایک نظام ''تکوین،،ہے،جس میں نہ تو ہمارے دخل کی کوئی گنجائش ہے اورنہ ہی ہم اس کاعلم وادراک رکھتے ہیں۔سوائے ایمان کے ہم سے اس کے سلسلہ میں اورکوئی مطالبہ نہیں۔اس نظام کے تحت رزق کی کمی بیشی ایک حقیقت ثابتہ ہے آپ کوئی سانظام دیکھ لیں فرق مراتب ہرجگہ نظرآئے گا۔دوسرا نظام تشریع کاہے،ہم اس کے مکلّف ہیں۔اوراس کی تعلیمات یہی ہیں کہ ایسانظام معیشت قائم ہوجس میں کوئی شخص ننگا بھوکارہنے نہ پائے۔

(ا)رزق عطائے الٰہی ہے

فرمان الٰہی ہے:۔

ومامن دآبة فی الارض الاعلی اللہ رزقھا(ھود:٦)

ترجمہ:جوبھی زمین پرچلنے والی (ذی حیات)چیز ہے اس کارزق اللہ ہی پر ہے۔

ایک مومن کابنیادی عقیدہ ہے کہ حقیقی رزاق اللہ ہے۔اورہرذی روح کو اللہ ہی رزق بہم پہنچاتا ہے جس کاہم مشاہدہ بھی کررہے ہیں۔صرف کوشش کرنے والوں کوہی نہیں جوکوشش نہیں بھی کرتے ہیں ان کوبھی ملتا ہے۔بلند درختوں پرپرندوں کے نوازئیدہ بچے جن کی آنکھیں بندہوتی ہیں،جب چونچ کھولتے ہیں تولقمہ تران کے منہ میں ہوتا ہے۔

۲۔رزق میں کمی بیشی کامعاملہ:

جب کسی شخص کویہ احساس ہونے لگے کہ مجھ کومیرے حصہ سے کم ملاہے تواس میں احساس محرومی پیداہوتاہے جس کاظہورمختلف بھیانک شکلوں میں ہوتا ہے۔لیکن جب ایک انسان اپنی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اس حقیقت پربھی نگاہ رکھے کہ جس طرح اللہ تعالی نے خود اس کے قدوقامت ،حسن وجمال ،فکروعقل وغیرہ میں فرق رکھا ہے اسی طرح رزق دینے میں بھی فرق رکھاہے،تواس کی اپنی زندگی بھی اطمینان سے گزرے گی اورمعاشرہ بھی فتنہ وفساد سے بچارہے گا۔اس سلسلہ میں قرآن کی یہ تعلیمات قابل لحاظ ہیں:۔

۳۔حرص مال کی ممانعت:

مال ودولت کومقصود زندگی بنالینا اسلام میں ممنوع ہے۔دولت وثروت میں ایک دوسرے سے آگے نکل

جانے کی کوشش ناجائز ہے۔فرمان الٰہی ہے۔

الهکم التکاثر . ٥. حتی زرتم المقابر . ٥ . کلاسوف تعلمون ٥(التکاثر:۱۔۳)

ترجمہ:تم لوگوں کوزیادہ سے زیادہ دولت سمیٹنے کی فکر نے غافل کررکھاہے ،قبر میں جانے تک تم اسی فکر میں منہمک رہتے ہو۔یہ ہرگز تمہارے لئے نافع نہیں ہے جلد ہی تم کواس کاانجام معلوم ہوجائیگا۔

نیزفرمایا:۔

ولاتمدن عینیک الی مامتعنابه ازواجا منهم زهرة الحیوة الدنیا لنفتنهم فیه ورزق ربک خیر وابقی ٥(طٰہ۱۳۱)

ترجمہ:۔دنیاوی زندگی کی جوشان وشوکت ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کودے رکھی ہے تم اس کی طرف نگاہ اٹھاکربھی نہ دیکھو۔وہ توہم نے ان کوآزمائش میں ڈالنے کے لئے دی ہے۔اورتمہارے رب کارزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔

اگرآپ دیانت دارانہ غورکریں تومعلوم ہوگا ہمارے معاشرہ میں حرص وہوس اورریاوآن ہی نے محرومیوں اور مایوسیوں کوجنم دیاہے۔اوراسباب حیات کی خیرہ کردینے والی چمک دمک،سامان تعیش کی فروانی ،غیرضروری سامان زندگی پوری قوم کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔اس قوم کاکوئی فرد کسی حد پررکنے کے لئے تیارنہیں۔مسئلہ روٹی،کپڑے اورمکان ہی کانہیں بلکہ جن لوگوں کویہ سب کچھ مہیا ہے ان میں بھی احساس محرومی اسی درجہ ہے جتنا کہ نان شبینہ کوترسنے والوں اورکھلی چھت کے نیچے بسیراکرنے والوں میں ہے۔ایک ایسا شخص جواللہ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتا ہواورحضوررحمۃ للعالمین ﷺ کاامتی کہلاتا ہو،کیااسے یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے دیئے

رفیق البرکات لاهل الزکاة

زکوۃ کےقدیم وجدید مسائل کا احاطہ کرنے والی، نئے انداز کی کتاب

زکوۃ کے مسائل ....تالیف مفتی محمد رفیق الحسنی

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستانِ جوہر بلاک ۱۵ کراچی

کسی سرزمین پرایک حد کےنفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

ہوئے نظام معیشت سے یکسر آنکھیں بند کرلے اوراس کا مذاق اوراستہزاء کرے؟

۴۔دولت اکٹھی کر کے رکھنے کی ممانعت:

جس طرح ناجائز طریقوں سے دولت کا حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح جائز طریقوں سے حاصل کر کے دولت کو بلاجواز روکے رکھنے کی بھی ممانعت ہے،دولت اقتصادی نظام میں خون کی حیثیت رکھتی ہے۔اگرگردش میں رہے گی تو اقتصادی نظام زندہ رہے گااوردولت گردش میں نہیں رہے گی تونظام معیشت درہم برہم ہوجائے گا،جدید معاشیات میں یہ نکتہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔اورقرآن نے اس کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ویل لکل همزة لمزة .ہ. الذی جمع مالاوعدده .ہ. یحسب ان ماله اخلده .ہ. کلالینبذن فی الحطمة .ہ(الھمز ۃ:۱۔۴)

ترجمہ:اورجولوگ اللہ کے دیئے ہوئے فضل کے معاملہ میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ ان کے لئے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لئے بہت براہے،جس مال میں انہوں نے بخل کیا ہے اس کا طوق قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائیگا۔

۵۔مال ودولت پرگھمنڈ والوں کا حشر:

قرآن کریم نے مال ودولت پر گھمنڈ کرنے والوں کا انجام بدترین قراردیا ہے۔

وکم اهلکنامن قریة بطرت معیشتها فتلک مسکنهم لم تسکن من بعد هم الاقلیلا وکنانحن الورثین .ہ(القصص:۵۸)

ترجمہ:۔اورہم کتنی ہی بستیاں ہلاک کرچکے ہیں جنہیں اپنی خوش عیشی پرنازتھایہ ان کے گھر(اجڑے ہوئے پڑے)ہیں کہ ان کے بعد آباد ہی نہ ہوئے مگرتھوڑی دیر کے لئے ،اورہم ہی مالک رہے۔

ومآارسلنا فی قریة من نذیر الاقال مترفوهآانا بمآارسلتم به کفرون .ہ وقالو انحن اکثرامو الاو او لاداومانحن بمعذبین .ہ (السبا:۳۴۔۳۵)

ترجمہ:ہم نے جس بستی میں بھی کوئی متنبہ کرنے والا بھیجا اس کے دولت مندلوگوں نے اس سے کہا کہ جو پیغام رسالت تم لیکرآئے ہوہم اس کے منکر ہیں اورانہوں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال واولاد رکھتے ہیں اورہم ہرگزعذاب پانے والے نہیں ۔

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

۶۔اسراف کی ممانعت:

اسلام نہ صرف ذرائع آمدن کوقواعدوضوابط کاپابند بناتا ہے بلکہ خرچ کے طریقے بھی متعین کرتاہے۔اسلام کے نزدیک یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ انسان اپنی دولت صرف اپنے عیش وعشرت پرصرف کرڈالے اورمعاشرے کے تہی دست افراد کی مدد نہ کرے اوراپنی اجتماعی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو،فرمان خداوندی ہے۔

ولاتبذرتبذیرا .ہ. ان المبذرین کانوااخوان الشیطین ط وکان الشیطن لربہ کفورا. ہ۔ بنی اسرائیل ۲۶،۲۷)

ترجمہ:اورتم فضول خرچی نہ کرو،فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اورشیطان اپنے رب کاناشکر ہے۔

ولا تسرفوا .ط. انہ لایحب المسرفین ہ(انعام:۱۴۱

ترجمہ:خرچ میں حد سے نہ گزرو،اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ ایک ناقابل انکارحقیقت ہے کہ ہم مسلمان فضول خرچیوں میں گرفتار ہونے کے باعث خودہی اپنے آپ کوہلاکت میں ڈال رہے ہیں ۔پان ،سگریٹ،تمباکو،چھالیہ،جیسی اشیاء پرخرچ ہونے والے زرمبادلہ کا آپ حساب لگائیں تومعلوم ہوگا کہ اگر یہ زرمبادلہ قوم کے بھوکوں کی بھوک مٹانے پرصرف کیاجاتاتونہ جانے کتنے لاکھ بھوکے شکم سیرہوجاتے ،اورکتنے لاکھ ننگے اپنے تن کوڈھانپ سکتے تھے۔پھرنت نئے فیشنوں کالباس،گھرکافرنیچر،عالیشان عمارات اورآلات رقص وسرودنے اس غریب قوم کومزید مفلوک الحال بنادیاہے۔

۷۔بخل کی ممانعت:

ایک تومسرفین کاگروہ ہے جواپنے آپ کوہلاکت میں ڈالے ہوئے ہے،دوسری طرف کنجوسوں اوربخیلوں کی جماعت ہے جوسب کچھ ہوتے ہوئے بھی اپنے اوپرخرچ کرنانہیں جانتے ،فرمان الٰہی ہے:۔

والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما .ہ(الفرقان ۶۷)

ترجمہ:اوروہ (اللہ کے نیک بندے) کہ جوخرچ میں نہ اسراف کرتے ہیں ،نہ بخل بلکہ ان دونوں کے

درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔

ولاتجعل یدک مغلولة الی عنقک ولاتبسطها کل البسط فتقعدملوما محسورا ۰(بنی اسرائیل ۲۹)

ترجمہ: اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ رکھ (کہ کچھ خرچ نہ کرے) اور نہ ہی کھول دے کہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیٹھا رہ جائے۔

زراعت:

وسائل زندگانی میں زراعت کو ہمیشہ سے بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔اسلام کے نظام معیشت میں بھی اس کو اہمیت دی گئی ہے۔مگراس شرط کے ساتھ کہ زمین کو رازق نہ سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اللہ ہی کو رازق مانا جائے اور جو کچھ اس میں ملتا ہے اس کو اللہ کی عنایت گردانا جائے۔یعنی عنایت اللہ کے منصب کو ذھن میں رکھتے ہوئے تمام کام انجام پائے۔فرمان الٰہی ہے،

افرء یتم ماتحرثون ۰ ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون ۰ لونشآء لجعلنه حطاماًفظلتم تفکهون ۰. انا لمغرمون ۰. بل نحن محرومون ۰(الواقعہ ۶۳ تا ۶۷)

ترجمہ: بھلا بتلاؤ تو تم جوکھیتی کرتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کردیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ، کہ بلاشبہ ہم پر تاوان ڈالا گیا، بلکہ ہم تو محروم رہ گئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اطلبواالرزق فی خباء الارض (۳)

ترجمہ: رزق کو زمین کی پہنائیوں میں تلاش کرو۔

امام سرخسی نے فرمایا اس سے مراد کھیتی باڑی کرنا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

جو مسلمان درخت بوتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے پرند انسان جانور اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں تو یہ عمل اس کے حق میں صدقہ بنتا ہے۔(۴)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔اس لئے اس کے اقتصادی نظام کی بہتری کی تمام توقعات اسی نظام زراعت کی بہتری پر موقوف ہیں،ذیل میں ہم نظام زراعت کی شرعی تفصیلات پیش کرتے ہیں۔(جاری ہے)

حد یعمل فی الارض خیر لاهل الارض من ان یمطروا اربعین صباحا ☆ الحدیث

حواشی

۱۔سنن دارمی: جلد۲ص۳۱۹نشرالسنہ پاکستان،
۲۔مشکوۃ کنزالعمال کتاب البیوع ،الفصل الثالث ،حدیث نمبرا۔
۳۔الہیتمی نورالدین علی بن ابی بکر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۴،کتاب البیوع ،باب الکسب والتجارۃ والحث علی طلب الرزق
۴۔صحیح مسلم ،ج۲،کتاب المساقاۃ والمزارعۃ ،باب فصل الغرس والزرع

کتاب کا نام: علمائے سلف ونابینا علماء: مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی: مضمون کا نام: عنوان اول طلب علم: صفحہ نمبر۱۳
تاریخ:31.07.2015

فقہ المعاملات پرنئی کتاب

☆

شرکت الوجوہ

تالیف: شیخ محمد رفیق یونس مصری ....ترجمہ: ڈاکٹر محمد مہربان باروی

ناشر: شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر